اداریہ

امریکہ و اسرائیل کا منافقانہ رویہ اور فلسطینیوں کی مظلومانہ حالت

عالم اسلام اپنے پاس بے پناہ وسائل رکھنے کے باوجود اپنے افتراق وانتشار کے باعث اغیار کے جارحانہ عزائم کا شکار ہے۔ یہود و ہنود مسلمانوں کے ازلی و ابدی دشمن ہیں۔ ان مسلمانوں کا تعلق خواہ فلسطین سے ہو یا کشمیر سے۔ بوسنیا سے ہو یا چیچنیا سے۔ عالم کفران کے خلاف یکجا ومتحد ہے اور اپنی مشترکہ حکمت عملی کے تحت منصوبے بنا رہا ہے۔

روس، امریکہ، اسرائیل اور بھارت کا گٹھ جوڑ اب کھل کر واضح ہو گیا ہے۔ اس میں روشنی کی چمک دیکھنے کے لئے وہ ہمارے ہی افراد سے منافقین کے گروہ ہتھیا لیتے ہیں۔ جیسے ستمبر میں پاکستان کے قومیت پرستوں کو لندن میں اکٹھا کیا گیا اور ان سے پاکستان کی سلمیت اور وفاق کے خلاف زہریلے بیان جاری کروائے گئے۔ اسی موقع پر ہی ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا کہ پاکستان کا قیام اور ہندوستان کی تقسیم تاریخ کی سب سے بڑی غلطی ہے۔ پھر اکتوبر کے پہلے ہفتے میں ایک وفد طارق میر کی قیادت میں بھارت کے دورے پر گیا وہاں انہوں نے ایک سیمینار میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر پاکستان میں بنیاد پرستوں کا تسلط جاری رہا اور ہتھیاروں تک رسائی رہی تو یہ صورت حال بھارت کے لئے خطرہ کا باعث ہوگی۔ یہی وہ گروہ ہے جس نے ہر دور میں ذاتی مفاد کی خاطر ملت اسلامیہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔

اب فلسطینی نہتے مسلمانوں کی بستیوں پر توپوں اور ہیلی کاپٹروں کے ذریعے راکٹ برسائے جاتے ہیں۔ جس پر ہر مسلمان ملک میں اسرائیل کے خلاف احتجاج تحریری وتقریری طور پر جاری ہے اور 28 اکتوبر کو ہزاروں مسلمان مردوں، عورتوں نے وہائٹ ہاؤس کے سامنے فلسطینی مسلمانوں کے حالیہ قتل عام اور اسرائیلی بربریت کے خلاف ایک زبردست مظاہرہ کیا جبکہ اس مظاہرے میں محتاط اندازے کے مطابق دس ہزار کی تعداد تھی۔ واشنگٹن میں یہ مسلمانوں کا دوسرا بڑا مظاہرہ تھا۔ اس سے قبل بوسنیا کے مسلمانوں کے اظہار یکجہتی میں اس سے بھی بڑا مظاہرہ کیا گیا تھا۔

فلسطینیوں پر گزشتہ حملہ دو اسرائیلی جاسوسوں کی ہلاکت کی بنا پر کیا گیا لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ درجنوں اسرائیلی فوجی جاسوس اس لئے فلسطین بھیجے گئے تاکہ وہ فلسطینی فوجی لیڈروں کو قتل کریں۔ ان کو آپس میں لڑائیں، ان میں دو جاسوسوں کی گرفتاری پر کچھ لوگ تھانہ کی پچھلی جانب سے دیوار پھلانگ کر آئے اور دونوں جاسوسوں کو ہلاک کر دیا یہ قاتل بھی اسرائیل ہی سے اس کی خفیہ ایجنسی موساد کے بھیجے ہوئے تھے۔ وہ اپنے مشن میں کامیابی کے بعد فرار ہو گئے۔

فلسطین کے مقدس مقامات کو جس میں مسجد اقصیٰ بھی شامل ہے۔ مسلمانوں سے چھین لینے کی مکمل تیاری کی ہے۔ اس پر عمل کرنے کے لئے اسرائیلی جاسوسوں کو چارہ کے طور پر استعمال کیا ہے۔

فلسطینی بے چارے نہتے بے دست و پا معمولی ہتھیار کے مالک جبکہ اسرائیل اپنے خطے کی سپر پاور ہے۔ مگر اس کے حملوں اور امریکہ کے منافقانہ رویوں نے مسلمہ امہ کو چونکا دیا ہے۔ تمام مسلمانوں میں فلسطینیوں کی مدد کا جذبہ پیدا ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ اسرائیل کا غرور بہت جلد خاک میں مل جائے گا۔

فلسطینی عوام یہودیوں کی پے در پے دھوکہ بازیوں سے تنگ آ کر میدان جنگ میں اتر آئے ہیں۔ ام ذاکرات پر ان کا ایمان متزلزل ہو چکا ہے اور ان کے دلوں میں یہ با گئی ہے کہ وہ اپنے خون سے ہی فلسطین کو آزاد کروا سکتے ہیں۔ اب ضیٰ کو آزاد کروانے کا آغاز ہو چکا ہے۔ اب فلسطینی مرد عورتیں اور بچے یہودیوں کا پنجہ استبداد توڑنا چاہتے ہیں۔

اب امت مسلمہ کو بھی چاہیئے کہ وہ ایک ہو جائے ان کے حکمران سر جوڑ کر بیٹھیں۔ متحد و متفق ہو کر کفر کا مقابلہ کریں۔ آپس کے تنازعات کو ختم کریں۔ ارشاد ربانی ہے۔

”والذین کفر وابغضهم اولیاء بعض الا تفعلوا تکن فتنه فی الارض و فساد کبیر۔“

عرب ممالک اگر چاہیں تو ایک دن میں بیت المقدس واپس لے سکتے ہیں اور اسرائیل سے ہمیشہ سے نجات مل سکتی ہے۔ عرب ممالک اپنے سب سے بڑے ہتھیار ”تیل“ کو یہودیت کے خلاف استعمال کیوں نہیں کرتے؟ یہ کوئی سرحدی جھگڑا نہیں بلکہ بیت المقدس پر جارحانہ قبضہ کا معاملہ ہے۔ اس سے مسلمانوں کے لئے متحد و متفق ہونا وقت کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ اسرائیل کے ناپاک عزائم خاک میں ملائے جاسکیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عیسائیوں کے مظالم مسلمانوں پر

جب ۱۰۹۹ء مطابق ۴۹۱ھ میں یروشلم پر عیسائیوں نے فتح پائی تو مغلوب مسلمان عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کے ساتھ جو ظالمانہ حسرت ناک جگر دوز اور زہر شگاف سلوک انہوں نے کیا۔ تہذیب و شائستگی آج تک اس پر آنسو بہا رہی ہے۔ یہ دردناک کیفیت عیسائی اور مسلمان مورخوں نے صلیبی جنگوں کے ضمن میں بالوضاحت لکھی ہے۔ یہاں ہم ایک فرانسیسی مصنف میجاؤ کے الفاظ نقل کرتے ہیں۔ وہ لکھتا ہے:-

”گلی کوچوں، گھروں اور مسجدوں و خانقاہوں میں جہاں جہاں مسلمان نظر آئے ان کا قتل عام شروع ہو گیا جب عیسائی مسجد عمر پر قابض ہو گئے تو دیکھا کہ وہ مسلمان عورتوں، بچوں اور بوڑھوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی ہے۔ عیسائی سوار اور پیادے اس میں داخل ہو گئے اس مہیب ہنگامہ کے درمیان سوائے گریہ وزاری اور موت کی چیخوں کے کچھ سنائی نہ دیتا تھا۔“

ریمنڈ دی اگلیس کا یہ چشم دید بیان ہے کہ مسجد کے اندر اور صحن میں عیسائی سواروں کے گھوڑے خون میں گھٹنوں تک ڈوبے ہوئے تھے اور یروشلم کے گلی کوچے اور معبد بے گور و کفن لاشوں سے اٹے پڑے تھے۔ اس قتل عام سے جو میجاؤ لکھتا ہے:

”جب مسلمانوں کو اس فتویٰ کا علم ہوا تو بعضوں نے شہر پناہ سے کود کر موت سے بچنے کی ناکام کوشش کی، کئی اجل گرفتہ گروہ در گروہ محلوں اور میناروں خاص کر مسجدوں میں جا گھسے لیکن عیسائیوں نے ان کو کہیں بھی پناہ نہ لینے دی۔ لاشوں کے ڈھیر ہر جگہ نظر آ رہے تھے جو مسلمان بچ رہے تھے ان کو حکم ہوا کہ بازاروں اور گلیوں میں لاشوں کے جو انبار ہیں ان کو خندقیں کھود کر دفن کر دیں تاکہ راستے صاف ہوں اور وبائی بیماری نہ پیدا ہو جائے۔ مسلمان روتے تھے اور لاشوں کو اٹھا اٹھا کر باہر لے جاتے تھے۔ یہ خون ریزی برابر ایک ہفتہ تک جاری رہی۔“

مشرقی اور لاطینی مورخ مسلمان مقتولوں کی تعداد بیان کرنے میں متفق ہیں کہ ستر ہزار سے زیادہ مسلمان قتل کئے گئے۔ لوٹ مار مکانوں اور مسجدوں پر زبردستی قبضہ اس غارتگری کے علاوہ تھا۔